نمازِ تہجد کے مسائل

نوافل میں سب سے افضل نماز:

سوال: وہ نماز کون سی ہے، جو سب سے افضل ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

نوافل میں تہجد سب سے افضل ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۷/۲۳۳)

نمازِ تہجد سنتِ مؤکدہ ہے، یا مستحب:

سوال: ایک لڑکا کا نام حبیب اللہ، مالا بدمنہ اردو پڑھتا تھا، ایک جگہ لکھا ہے کہ نمازِ تہجد سنتِ مؤکدہ ہے، اسی درمیان میں ایک حافظ صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے کہ سنت مؤکدہ نہیں؛ بلکہ نفل ہے اور تم کو معلوم نہیں، لڑکے نے کہا: جناب حافظ صاحب ہم نے تنبیہ الغافلین میں بھی یہی پڑھا ہے کہ نمازِ تہجد سنتِ مؤکدہ ہے اور مالا بدمنہ میں بھی موجود ہے، بس جناب حافظ صاحب بہت غصہ ہو کر بولے کہ تم کو کیا معلوم اور کون شخص ہمارے میں اتنا مسئلہ جانتا ہے اس بستی میں تو لڑکے نے کہا کہ ہم کو تو یہی کتاب بس ہے تو فوراً حافظ صاحب نے کہا کہ ہم اس کتاب پدوڑی کو نہیں مانتے؟

الجواب ــــــــــــــــ

نمازِ تہجد کے بارے میں علما کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے، **بدليل مواظبة صلى الله عليه وسلم عليها من غير افتراض عليه.**

قال في ردالمحتار: ومفاده اعتماد السنية في حقنا لأنه صلى الله عليه وسلم واظب عليه بعد نسخ فرضيته وكذا قال في الحلية: الأشبه أنه سنة، آه. (۶۱۶/۱)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله الحرام، وأفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل". (سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل صلاة الليل: ۹۹/۱، سعيد)

(۲) ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ۲۴/۲-۲۵، دارالفكر بيروت، انيس

اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، وحملوا مواظبته صلى الله عليه وسلم على كونها فريضة مختصة به، اور اکثر علماء کا قول یہی ہے کہ امت کے حق میں صلوٰۃ تہجد مستحب ہے، (۱) سنتِ مؤکدہ نہیں۔

قال في مراقي الفلاح: وأكثر المتون عليه وندب صلاة الليل خصوصاً آخره، كما ذكرناه. (۲)

اور اس عبد ضعیف کا خیال یہ ہے کہ ابتداء تو صلوٰۃ تہجد مستحب ہی ہے؛ لیکن بعد شروع کر دینے کے اور عادی ہو جانے کے اس پر مواظبت کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

دليله قوله صلى الله عليه وسلم لابن عمر: ياعبد الله لاتكن مثل فلان كان يقوم الليل ثم ترك. (رواه البخاري في كتاب صلاة التهجد، ج: ۱)(۳)

چوں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے؛ اس لیے قاضی ثناء اللہ صاحب نے جو بہت بڑے محقق ومحدّث وعالم ہیں، سنتِ مؤکدہ ہونے کو اختیار فرمایا، **لقوة دليله عنده**، اس بنا پر ان پر اعتراض کرنا ہرگز جائز نہیں اور کتاب مالا بدمنہ کو بدوڑی کتاب کہنا نہایت سخت کلمہ ہے، جس سے سلبِ ایمان کا اندیشہ ہے، جس نے یہ لفظ زبان سے نکالا ہو، اسے فوراً توبہ واستغفار وتجدیدِ ایمان کرنا چاہیے اور احتیاطاً تجدیدِ نکاح کر لینا بھی ضروری ہے۔

قال في الهندية: رجل عرض عليه خصمه فتوى الأئمة فردها قال: چه بارنامه فتوىٰ آورده؟ قيل: يكفر، لأنه رد حكم الشرع، آه. (۱٦٤/۳)(۴)

۴/ رجب ۱۳۴۱ھ (امداد الاحکام: ۲/ ۲۱۹-۲۲۰)

تہجد واشراق کی قضا کا مسئلہ:

سوال: آج کی تاریخ سے ذکر موافق معمول سابق کرتا ہوں، جب بیمار ہوا تھا، تب سے اکثر اوقات لیٹ کر

---

(۱) عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في المسجد فصلّى بصلاته ناس ثم صلّى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة أو الربعة فلم يخرج إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبح قال: قد رأيت الذي صنعتم ولم يمنعني من الخروج إليكم إلا إني خشيت أن تفرض عليكم وذلك في رمضان. (صحيح البخاري، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على قيام الليل، رقم الحديث: ۱۱۲۹/ الصحيح لمسلم، باب الترغيب في قيام رمضان، رقم الحديث: ۷٦۱/ سنن أبي داؤد، باب في قيام شهر رمضان، رقم الحديث: ۱۳۷۳/ سنن النسائي، باب قيام شهر رمضان، رقم الحديث: ۱٦۰٤/ موطأ الإمام محمد، باب قيام شهر رمضان، رقم الحديث: ۲۳۸، انيس)

(۲) مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، فصل في تحية المسجد وصلاة الضحى وإحياء الليل: ۱٤۹، المكتبة العصرية، انيس

(۳) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان قومه: ۱/ ۱٥٤، انيس

(۴) الفتاوىٰ الهندية، مطلب في موجبات الكفر: ۲/ ۲۷۲، دار الفكر بيروت، انيس

ذکر خفی کیا، نہ حضور قلب ہوا، نہ وضو رہتا تھا؛ بلکہ فقط لفظ اللہ زبان سے کہہ دیتا تھا، لہذا ذکر بے وضو میں حصول مقصد میں تو کچھ دیر نہیں ہوتی ؟ ایک روز نماز تہجد واشراق بھی قضا ہوئی۔ اس کی قضا ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

قضا نہ تہجد کی واجب ہے، نہ چاشت اشراق کی، نہ ذکر کی؛ مگر اس قدر نوافل، یا مقدار ذکر دوسرے وقت پورے کر لیے جاویں تو مستحب اور ثواب سے خالی نہیں ہے۔(۱) فقط (تالیفات رشیدیہ، ص:۳۰۴) ☆

تہجد کی قضا:

سوال: اگر تہجد کی نماز قضا ہو جائے تو اس کی قضا پڑھنی بارہ بجے سے پہلے درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

تہجد کی نماز کی قضا نہیں ہے؛ لیکن دو پہر سے پہلے پڑھ لینا اچھا ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۱۱/۴)

(۱) عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا فاتته الصلاة من الليل من رجع أوغيره صلىٰ من النهار ثنتي عشرة ركعة.(الصحيح لمسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة لليل وعددركعات: ۲۵٦/۱، انیس)

☆ اشراق وتہجد کی قضا:

سوال: کبھی کوئی اشراق وتہجد کی نماز قضا کرسکتا ہے اور ادا پڑھ سکتا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

جب بھی توفیق ہو، پڑھ لیا کرے،(عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا فاتته الصلاة من الليل من رجع أوغيره صلىٰ من النهار ثنتي عشرة ركعة.(الصحيح لمسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة لليل وعددركعات: ۲۵٦/۱، انیس) پابندی کرنا اعلیٰ بات ہے۔(عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها زوج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أنها كانت تقول: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "سددوا وقاربوا ويسروا، فإنه لن يدخل الجنة أحداً عمله". قالوا: ولاأنت يارسول الله؟ قال: ولاأنا، إلا أن يتغمدني الله عزوجل منه برحمة، واعلموا أن أحب العمل إلىٰ الله عزوجل أدومه وإن أقل". (مسند الإمام أحمد، حديث السيدة عائشة: ۱۸۱/۷، رقم الحديث: ۲٤٤۰۲، دارالاحياء التراث العربي) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفر لہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳٦/۷)

(۲) عن عمر رضي الله عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم: "من نام عن حزبه أوعن شئ منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كأنما قرأ من الليل" {رواه مسلم}(مشكوة المصابيح، باب القصد في العمل، ص: ۱۱۰، رقم الحديث: ۱۲٤۷)(الصحيح لمسلم، باب صلاة الليل وعددركعات الوتر: ۲۵٦/۱، رقم الحديث: ۷٤۷)(جامع الترمذي، أبواب السفر، باب ماذكر في من فاته حزبه من الليل فقضاه: ۱۲۸/۱، انیس)

قضا تہجد اور نفل نماز میں جہر:

سوال: اگر تہجد فوت ہو جائے اور دن میں اس کے بجائے کچھ نفلیں پڑھ لے تو آیا جماعت بھی نفلوں کے لیے کر سکتا ہے، یا نہیں؟ اور جہراً بھی پڑھ سکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

زوال سے پہلے بارہ نفلیں پڑھ لے، ان شاء اللہ تہجد کی مکافات ہو جائے گی، (۱) مثل فرض کے جماعت درست نہیں، (۲) دن میں نفلیں جہر سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (کذا فی الکبیری) (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، جامع العلوم کانپور (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۶/۷-۲۳۷) ☆

ترک تہجد کا نقصان کیا ہے:

سوال: نماز تہجد کو شروع کرنے اور سستی کے سبب سے دو چار روز ترک کرنے سے کوئی نقصان مالی و جسمی ہوگا، یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــ

تہجد شروع کر کے چھوڑنے سے مالی نقصان کچھ نہیں ہوتا اور شرعاً گنہگار بھی نہیں ہوتا؛ لیکن بلا عذر ایسا کرنا مذموم

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن عبدالقاری قال: سمعتُ عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه یقول: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: "من نام عن حزبه أو عن شئ منه، فقرأ ما بین صلاة الفجر وصلاة الظهر، کتب له کأنما قراء ة من اللیل". (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من نام عن حزبه: ۱۸٦/۱، قدیمی/جامع الترمذی، أبواب السفر، باب ماذکر فی من فاته حزبه من اللیل فقضاه: ۱۲۸/۱، انیس)

(۲) "واعلم أن النفل بالجماعة علیٰ سبیل التداعی مکروہ". (الحلبی الکبیر، تتمات من النوافل، ص: ۴۳۲، سهیل اکیڈمی لاهور)

(۳) ویکره له الجهر فی نوافل النهار أیضاً. (الحلبی الکبیر، فصل فی مسائل شتیٰ: ٦١٨، سهیل اکیڈمی لاهور)

☆ **قضائے تہجد:**

سوال: عشا کے وقت دو رکعت نفل کے بجائے تہجد پڑھی اور صبح تہجد کی قضا بھی پڑھ لی، درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

یہ دونوں تہجد نہیں، جو شخص تہجد نہیں پڑھ سکا، وہ زوال سے پہلے بارہ رکعت پڑھ لے، ان شاء اللہ تہجد کا ثواب پالے گا۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: "من نام عن حزبه أو عن شئ منه، فقرأ ما بین صلاة الفجر وصلاة الظهر، کتب له کأنما قراء ة من اللیل". (رواه أبوداؤد) (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من نام عن حزبه: ۱۸٦/۱، قدیمی/جامع الترمذی، أبواب السفر، باب ماذکر فی من فاته حزبه من اللیل فقضاه: ۱۲۸/۱، انیس) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۵/۷)

ہے،(۱) اور نقصان دینی روحانی اس سے حاصل ہوتا ہے، اور نقصان جسمانی یہ ہے کہ تیزی و چالاکی جاتی رہتی ہے اور سستی بڑھ جاتی ہے۔(۲)

کتبہ اصغر حسین عفی عنہ، الجواب صحیح: مہر (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۸/۴-۳۰۹)

تہجد میں اٹھنے کی سستی کیسے دور ہوگی:

سوال: بہت عرصے تک نماز تہجد ادا کرتا تھا؛ لیکن بعد میں تہجد چھوٹ گئی ہے، دل کرتا ہے کہ تہجد ادا کرنے کے لیے اٹھوں، مگر ہمت نہیں ہوتی، کوئی دعا بتادیں کہ پھر یہ سلسلہ شروع ہو جائے؟

الجواب

آج سے پر عزم فیصلہ کر لیجئے کہ مجھے بہر حال تہجد کی نماز پڑھنی ہے، سوتے وقت یہ عزم کر کے لیٹئے اور آنکھیں کھلنے کے بعد فوراً اٹھ بیٹھئے، اس کے باوجود اگر کبھی رہ جائے تو اشراق کے وقت بطور قضا کے پڑھئے۔(۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۶۵۰/۳)

تہجد کی نماز کے لیے الارم لگانا:

سوال: اگر کسی شخص کی نیند گہری ہو تو وہ تہجد کی نماز میں بیدار ہونے کے لیے الارم وغیرہ لگا سکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب

ضرور لگا سکتا ہے؛ (۴) بلکہ لگانا ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱۹۴/۳)

---

(۱) عن عبد الله بن عمرو العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك القيام. (صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب مايكره من ترك قيام الليل: ۱۵٤/۱، انيس)

(۲) وفي الشامي: ذكر في الحلية أيضاً ما حاصله أنه يكره ترك تهجد اعتاده بلا عذر لقوله صلى الله عليه وسلم لابن عمر. رضي الله عنهما. يا عبد الله... لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل ثم تركه". متفق عليه. (ردالمحتار: ٦٤١/١)

(۳) وفي رواية سعد بن هشام عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلىٰ صلاة أحب أن يداوم عليها وكان إذا غلبه نوم أو وجع عن قيام الليل صلىٰ من النهار ثنتي عشرة ركعة. (الصحيح لمسلم: ٢٥٦/١، باب صلاة الليل وعدد ركعات، انيس)

(۴) عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ ليلة فقال: سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الفتنة فإذا أنزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات يارب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة. (صحيح البخاري، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، رقم الحديث: ١١٢٦/سنن الترمذي، باب ماجاء ستكون فتنة كقطع الليل، رقم الحديث: ٢١٩٦/مسند أبي يعلى الموصلي، مسند أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٦٩٨٨، انيس)

وتر کے بعد تہجد پڑھنا:

سوال: ایک شخص نے فرض عشا پڑھنے کے بعد سنت و دو نفل اور وتر پڑھ لئے پھر تہجد میں بھی پڑھ لیے تو اس نے ٹھیک کیا، یا نہیں؟ بہتر طریقہ کون سا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جس شخص کو یہ پورا بھروسہ ہو کہ آخر شب میں تہجد کے وقت آنکھ ضرور کھل جائے گی، اس کے لیے تہجد اور وتر آخری وقت پڑھنا ہی اولیٰ ہے،(۱) اور جس کو یہ بھروسہ نہ ہو، اس کے لیے یہی اولیٰ اور بہتر ہے کہ عشا کی نماز کے بعد دونوں چیزیں پڑھ لے،(۲) (وکذا فی المنیۃ وشروحھا) لیکن جب عشا کے بعد وتر پڑھ لیے تو پھر تہجد کے وقت نہ پڑھے؛ کیوں کہ وہ نفل ہو گی اور نفل تین رکعات کی نہیں ہوتی۔ (امداد المفتین: ۳۱۰/۲)

وتر کے بعد دو رکعت تہجد کی نیت سے پڑھنا:

سوال: کوئی شخص تہجد آخر شب میں پڑھنے کا عادی ہے لیکن عشا کے وقت وتر کے بعد دو رکعت نفل بھی وہ تہجد کی نیت سے پڑھے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا ومصلیاً

تہجد اصالۃً وہ ہے کہ سو کر اٹھ کر نصف شب گزرنے کے بعد پڑھے، وتر کے بعد دو نفل ہیں تہجد نہیں؛(۳) مگر ان

---

(۱) عن جابر سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول:...ومن وثق بقیام من اللیل فلیوتر من آخرہ فإن قراءۃ آخر اللیل محضورۃ وذلک أفضل.(الصحیح لسملم،کتاب الصلاۃ،باب صلوٰۃ اللیل وعدر کعات: ۲۵۸/۱،انیس)

(۲) عن جابر قال: سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: أیکم خاف أن لایقوم من آخر اللیل فلیوتر ثم یرقد.(الصحیح لمسلم،باب صلوٰۃ اللیل وعددر کعات: ۲۵۸/۱،انیس)

عن أبی ہریرۃ قال: أمرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم إن أوتر قبل أن أنام.(جامع الترمذی،باب ماجاء فی کراہیۃ النوم قبل الوتر،رقم الحدیث: ۴۵۵،انیس)

عن ثوبان عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: إن ہٰذا السفر جہد وثقل فإذا أوتر أحدکم فلیرکع رکعتین فإن قام من اللیل وإلا کانتالہ.(سنن الدارمی،باب فی الرکعتین بعد الوتر،رقم الحدیث: ۱۶۳۵/مسند البزار،مسند ثوبان رضی اللّٰہ عنہ،رقم الحدیث: ۴۱۹۳/مسند الرویانی،رقم الحدیث: ۶۴۴،انیس)

(۳) ”وروی الطبرانی مرفوعاً“:”لابد من صلاۃ بلیل ولو حلب شاۃ.وما کان بعد صلاۃ العشاء فھو من اللیل“. وھٰذا یفید ان ھٰذہ السنۃ تحصل بالتنفل بعد صلاۃ العشاء قبل النوم.فی معجم الطبرانی من حدیث الحجاج بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال:”یحسب احدکم إذا قام من اللیل یصلی حتیٰ یصبح انہ قد تہجد،إنما التہجد المرء یصلی الصلاۃ بعد رقدۃ“. (ردالمحتار،مطلب فی صلاۃ اللیل: ۲۴/۲،سعید)

دونوں نفلوں میں تہجد کی نیت کرنے سے بھی نماز خراب نہ ہوگی۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۷/۲۳۴)

تہجد بعد عشا قبل از وتر پڑھنا کیسا ہے:

سوال: جو شخص پچھلی رات میں تہجد پڑھنے پر قادر نہ ہوتو وہ بعد عشا قبل از وتر نوافل پڑھ لے، یا بعد از وتر پڑھے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حدیث طبرانی کے الفاظ یہ ہیں:

"وماكان بعد صلاة العشاء فهو من الليل". (۲)

اس حدیث کو نقل کر کے علامہ شامی نقل کرتے ہیں:

"وهٰذا يفيد أن هٰذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم". (۳)

یہ روایت نوافل قبل الوتر اور بعد الوتر دونوں کو شامل ہے؛(۴) لیکن بہتر قبل از وتر ہے۔فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۴/۳۰۲)

عشا بعد فوراً تہجد پڑھی جا سکتی ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے یہ خیال کر کے کہ میری آنکھ تہجد کے وقت نہیں کھلے گی اور عشا کی نماز کے بعد تہجد کی نماز ادا کر لے تو ادا ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عشا کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں گے وہ نماز تہجد میں شمار ہوں گے،(۵) اور ثواب تہجد کا اس سے حاصل ہو جاوے گا۔

---

(۱) عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن هٰذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن قام من الليل وإلا كانتاله. (سنن الدارمي، باب في الركعتين بعد الوتر، رقم الحديث: ١٦٣٥/مسند البزار، مسند ثوبان رضي الله عنه، رقم الحديث: ٤١٩٣/مسند الروياني، رقم الحديث: ٦٤٤، انيس)

(وكفى مطلق نية الصلاة) وإن لم يقل لله (لنفل وسنة) راتبة. (الدر المختار)

"(قوله: كفى، إلخ): أي بأن يقصد الصلاة بلا قيد نفل أو سنة أو عدد. (قوله: لنفل) هٰذا بالاتفاق (قوله: وسنة) ولو سنة الفجر، حتٰى لو تهجد بركعتين ثم تبين انها بعد الفجر، نابتا عن السنة". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٤٨٥/١، رشيدية)

(۲-۳) رد المحتار، باب الوتر و النوافل، مطلب في صلاة الليل: ٦٤٠/٢، ظفير (المعجم الكبير، اياس بن معاوية المزني، رقم الحديث: ٧٨٧، انيس)

(۴-۵) عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن هٰذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن قام من الليل وإلا كانتاله. (سنن الدارمي، باب في الركعتين بعد الوتر، رقم الحديث: ١٦٣٥، انيس)

جیسا کہ شامی میں حدیث طبرانی نقل کی ہے:

وروی الطبرانی مرفوعاً: "لابد من صلاة بليل ولو حلب شاة وماكان بعد صلاة العشاء الآخرة فهو من الليل"، وهٰذا يفيد أن هٰذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، آه. (۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳۰۵/۴)

تہجد کی نماز اندھیرے میں:

سوال: تہجد کی نماز اندھیرے میں ہوسکتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

ہوسکتی ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳۰۵/۴)

اضطجاع بعد قیام اللیل سنت ہے، یا نہیں:

سوال: میرا معمول یہ ہے کہ اگر کبھی تہجد کو اُٹھ بیٹھا تو پھر بغیر نماز فجر پڑھے نہیں لیٹتا، ایک صاحب نے جنھیں میں معتبر نہیں سمجھتا، یہ کہا کہ تہجد کے بعد سورہنا مسنون ہے اور فجر کے لیے پھر اٹھنا مسنون ہے؟

الجواب

اس قائل کا قول صحیح ہے؛ (۳) مگر حنفیہ نے اضطجاع بعد قیام اللیل کی سنت عادت پر محمول کیا ہے، جس کا منشا یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طول قیام لیل کے تعب رفع کرنے کے لیے اضطجاع فرماتے تھے اور اگر یہ سنت مقصودہ بھی ہو تو اس پر عمل اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ فوت جماعتِ فجر کا اندیشہ نہ ہو، ورنہ واجب وفرض کا اہتمام ایسی سنت کے اہتمام سے مقدم ہے، جس کا سنت مقصودہ ہونا ہی مختلف فیہ ہے۔

۶ ررمضان ۱۳۴۸ھ (امداد الاحکام: ۲۲۸/۲)

---

(۱) رد المحتار، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الليل: ۱/ ۲۰٤، ظفیر

عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ بِلَيْلٍ، وَلَوْ نَاقَةً، وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ". (المعجم الكبير للطبراني، اياس بن معاوية المزني، رقم الحديث: ۱/ ۲۷۱، مكتبة ابن تيمية القاهرة، رقم الحديث: ۷۸۷، انيس)

(۲) نماز کے لیے روشنی ضروری نہیں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ظفیر

(۳) عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كا يصلي بالليل... فإذا فرغ منها اضطجع علىٰ شقه الأيمن حتىٰ يأتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين. (الصحيح لمسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات: ۱/ ۲۵۳، انيس)

نماز تہجد میں قرأت کے مسائل

تہجد میں چھوٹی اور لمبی سورت کی قرأت:

سوال: تہجد کے نوافل میں جو سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے، اول رکعت میں ۱۲ر مرتبہ، دوسری میں گیارہ دفعہ سلسلہ وار گھٹتی ہے تو ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ مزمل کا پڑھنے والا اعلیٰ رہے گا، یا سورۂ اخلاص ترتیب مذکور کا؟

الجواب

فرضوں میں تکرار سورۃ کو مکروہ لکھتے ہیں اور نوافل میں درست ہے، لہٰذا سورۂ اخلاص کا مکرر پڑھنا تہجد میں درست ہے؛(۱) لیکن اگر بڑی بڑی سورتیں مثل سورہ یٰسین وسورہ مزمل وغیرہ کے پڑھے، تو یہ اولیٰ ہے،(۲) اور اس میں ثواب زیادہ ہوگا۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۳/۴-۳۰۴)

قراءۃ فی التہجد کی مقدار صحابہ میں:

سوال: قرأت تہجد صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے کس قدر ثابت ہے؟

(۱) لابأس أن يقرأ سورة ويعيدها في الثانية ،إلخ، ولايكره في النفل شئ من ذلك.(الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار،فصل في القراء ة:۱/۰۱۵،ظفير)

(۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: لَأَرْمُقَنَّ صَلاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ، قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ.(موطأ الإمام محمد،باب صلاة الليل،رقم الحديث:۱٦٦،انيس)

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، »فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.(الصحيح لمسلم،باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه،رقم الحديث:۷٦٥،انيس)

(۳) وعن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص.رضي اللّٰه عنهما.قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:"من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة آية كتب من القانتين ومن قام بألف آية كتب من المقنطرين".{رواه أبوداؤد}(مشكوٰة،باب صلاة الليل:۱۰۷،ظفير(سنن أبي داؤد،باب صلاة الليل،الفصل الأول:۱۷/۱۰۱،انيس)

الجواب ـــــــــــــــــــــــــ

کچھ تحدید اس میں منقول نہیں ہے۔(۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۵/۴-۳۰۸)

تہجد کی رکعتیں کس قدر لمبی ہوں:

سوال (۱) حدیث شریف میں ہے:

"ثم صلی رکعتین طویلتین،الخ،ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما". (الحدیث) (۲)

دوگانہ اول مابعد سے کس قدر طویل تھا، مثلاً: ایک شخص تہجد میں دو پارہ پڑھنا چاہتا ہے، ہر دوگانہ میں کس قدر پڑھے؟

---

(۱) وصلاۃ اللیل وأقلھا علی مافی الجوھرۃ ثمان ولوجعله أثلاثا فالأوسط أفضل ولوأنصافا فالأخیر أفضل. (الدرالمختار) لوجعله أثلاثا،إلخ:أی لوأراد أن یقوم ثلثه وینام ثلثیه فالثلث الأوسط أفضل من طرفیه؛لأن الغفلة فیه أتم والعبادۃ فیه أثقل ولوأراد أن یقوم نصفه وینام نصفه فقیام نصفه الأخیر أفضل،إلخ. (ردالمحتار،باب الوتر والنوافل،مطلب فی صلاۃ اللیل: ٦٤١/١-٦٤٢)

قرآن پاک میں ہے:

﴿یٰۤاَیُّھا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِصْفَهُ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلاً﴾"

پھر اخیر سورہ میں ہے:

﴿اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ﴾ (سورۃ المزمل: ۱-۲)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام نماز تہجد میں لمبا ہوا کرتا تھا، نصف رات، یا دوثلث، یا ایک ثلث، جو مسلسل نماز میں کھڑا رہے اور یہی اس کا روزانہ کا معمول ہو تو پھر "حتیٰ تورمت قدماہ" (عن زیاد سمعت المغیرۃ یقول:إن کان النبی صلی اللّٰہ علیھم وسلم لیقوم أولیصلی حتیٰ ترم قدماہ أوساقاہ فیقاله له فیقول أفلا أکون عبداً شکوراً. (صحیح البخاری، کتاب التھجد،باب قیام النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: ١٥٢/١،انیس) پر کیا اشکال باقی رہ جاتا ہے اور جب قیام لمبا ہوتا تھا تو کھلی بات ہے کہ قرأت بھی لمبی ہوتی ہوگی اور یہی بات تھی بھی۔(عن حذیفة أنه رأی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یصلی من اللیل فکان یقول: اللّٰہ أکبر ثلاثا ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرۃ ثم رکع فکان رکوعه نحواً من قیامه فکان یقول فی رکوعه: سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسه من الرکوع فکان قیامه نحواً من رکوعه...(مشکوٰۃ المصابیح،کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ اللیل،الفصل الثانی: ٩٠/٣،دارالفکر بیروت،انیس) چنانچہ قرآن نے اعلان کیا ﴿عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی وَآخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَآخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَؤُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنْهُ﴾ (سورۃ المزمل: ۲) یعنی اتنی قرأت کی جائے تو سہل ہو۔ واللہ اعلم

(۲) عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاۃَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَةَ، »فَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ خَفِیفَتَیْنِ، ثُمَّ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ طَوِیلَتَیْنِ طَوِیلَتَیْنِ طَوِیلَتَیْنِ، ثُمَّ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِکَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَةً. (الصحیح لمسلم،باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه،رقم الحدیث: ٧٦٥،انیس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا تورم:

(۲)　حدیث میں ہے کہ قیام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "حتٰی تورمت قدماہ" (الحدیث) جبکہ تعداد تہجد آٹھ رکعت تھی تو قدر قرأت کس قدر تھی کہ پاؤں مبارک پر ورم ہو جاتا تھا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

(۱-۲)　کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی رکعات کو بہت طویل فرماتے تھے، کئی کئی پارے ایک رکعت میں پڑھتے تھے، (۱) یہی وجہ ورم قدمین مبارکین کی تھی۔ اب اگر کسی کو دو پارے آٹھ رکعت میں پڑھنے ہوں تو اختیار ہے، خواہ پاؤ پاؤ ایک ایک رکعت میں پڑھے، یا پہلی رکعتوں میں کچھ زیادہ پڑھے اور پچھلی رکعتوں میں کم پڑھے، سب جائز اور سنت ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۳۰۵-۳۰۷)

تہجد میں قرأت کیسے پڑھیں:

سوال　زید تہجد کی نماز کبھی بارہ رکعت کبھی آٹھ رکعت کبھی چار رکعت ادا کرتا ہے؛ مگر اس صورت سے کہ کبھی بارہ میں چار رکعت قرأت جہر کے ساتھ ادا کرتا ہے اور کبھی چھ یا دو جہر کے ساتھ قرأت پڑھتا ہے اور باقی خفیہ۔ بکر کا قول ہے کہ ایسے نہیں چاہیے، یا تو جس قدر نماز تہجد کی پڑھو، سب جہر کے ساتھ پڑھو، یا سب اخفا کے ساتھ پڑھو، اس صورت میں زید کا قول معتبر ہے، یا بکر کا؟

---

(۱)　عن حذيفة أنه رأى النبى صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل وكان يقول: الله أكبر ثلثاً ذوالملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوًا من قيامه فكان يقول فى ركوعه: سبحان ربى العظيم، ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه نحوًا من ركوعه يقول لربى الحمد فكان سجوده نحوًا من قيامه فكان يقول فى سجوده سبحان ربى الأعلىٰ ثم رفع رأسه و كان يقعد فى ما بين السجدتين نحوًا من سجوده و كان يقول رب اغفرلى فصلى أربع ركعات قرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة أوالأنعام شك شعبة. {رواه أبوداؤد}(مشكٰوةالمصابيح،باب صلاة الليل،الفصل الثانى،ص:١٠٦،ظفير)/سنن أبى داؤد،باب مايقول الرجل فى ركوعه وسجوده،رقم الحديث: ٨٧٤/شرح مشكل الآثار،باب بيان مشكل ماكان من رسول الله عليه السلام فيما بين سجدتيه فى صلاته هل هو ذكر الله تعالىٰ أو سكوت بلاذكر؟،رقم الحديث: ٧١٢/السنن الصغير للبيهقى، باب مايقول فى الركوع والسجود والاعتدال،رقم الحديث: ٤١٥/السنن الكبرىٰ للنسائى،ذكر مايقول فى الركوع والسجود،رقم الحديث: ١٣٨٣،انيس)

اس حدیث سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تہجد میں قرأت کس قدر لمبی ہوتی تھی کہ از بقرہ تا مائدہ پڑھ جاتے تھے۔ واللہ اعلم محمد ظفیر الدین، جعلہ اللہ من الصالحین)

الجواب

زید کا نماز تہجد میں جہر کرنا (۱) اور خفیہ سب طرح درست ہے (۲) بکر کا خیال درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(تالیفات رشیدیہ: ۲۷۰)

تہجد میں قرأت بالجہر کا حکم:

سوال: صلوٰۃ تہجد میں قرأت بالجہر مستحسن ہے، یا نہیں؟

الجواب

جہر خفیف کے ساتھ مستحسن ہے، (۳) بشرطیکہ دوسرے سونے والوں کی نیند میں اس سے خلل نہ آئے، ورنہ اخفا بہتر ہے، کذا ورد فی بعض الأحادیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶ رذی الحجہ ۱۳۵۰ھ (امداد المفتین: ۲/۳۱۱)

تہجد میں قرأت جہری:

سوال: تہجد کی نفلوں میں قرآن شریف پکار کر پڑھ سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب

جائز ومستحب ہے۔ (۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۳۰۳)

نماز تہجد کس طرح ادا کی جائے:

سوال: نماز تہجد ادا کرنے کی کیا ترکیب ہے؛ یعنی اس کے واسطے کوئی خاص دعا ہے؟ اور کوئی خاص خاص سورت مقرر ہیں؟ ہم کلام مجید میں سے جو سورتیں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب

تہجد کے لیے خصوصیت کسی سورت کی شرعاً نہیں ہے۔ (۱)

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال كان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یصلی من اللیل فیسمع قراء ته من دار الحجرات وهو فی بیت. (شرح معانی الآثار، باب القراء ة فی صلاة اللیل كیف هی: ۱/۲۳۹، انیس)

(۲) عن أبی قتادة أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لأبی بكر مررت بک أنت تقرأ وأنت تخفض من صوتک، فقال: إنی أسمعت من ناجیت، قال: ارفع قلیلا وقال لعمر: مررت بک وأنت تقرأ وأنت ترفع صوتک، فقال: إنی أوقظ الوسنان وأطرد الشیطان، قال: اخفض قلیلاً. (سنن الترمذی، باب ما جاء فی القراء ة باللیل: ۱/۱۰۰، انیس)

(۳) عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه یخبر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم إنه كان یرفع صوته فی قراء ته باللیل طوراً ویخفض طوراً. (شرح معانی الآثار، باب القراء ة فی صلاة اللیل كیف هی: ۱/۲۳۹، انیس)

(۴) ویخیر المنفرد فی الجهر، الخ، كمتنفل باللیل منفردًا فلو أم جهر. (الدر المختار، فصل فی القراء ة: ۱/۴۹۸، ظفیر)

(۵) عن عائشة قالت: قام النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بآیة من القرآن لیلة. (سنن الترمذی، باب ماجاء فی القراء ة باللیل: ۱/۱۰۰، انیس)

بعض بزرگوں نے جو سورتیں بتلائی، یا لکھی ہیں، وہ ہرگز لازمی وضروری نہیں، یاد ہوں تو مضائقہ نہیں۔

کتبہ اصغر حسین عفی عنہ، الجواب صحیح: مہر (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۰۸/۴-۳۰۹)☆

تہجد میں ہر رکعت میں سورۂ اخلاص ضروری نہیں ہے:

سوال: تہجد کی نماز میں سورۂ اخلاص کا ملانا ہر مرتبہ فرض ہے، یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے؛ مگر کچھ ضروری نہیں ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۰۳/۴)

تہجد کی ہر رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین دفعہ ﴿قل ھو اللّٰہ﴾ پڑھنا چاہیے، کیا شریعت میں اس کی کوئی اہمیت ہے؟ (یاسمین، بی بی کا چشمہ)

الجواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پابندی کے ساتھ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے، حدیث کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے؛(۲) لیکن اس طرح تین بار ''قل ھو اللّٰہ'' پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں یہ بات حدیث میں آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں بہت طویل قرأت فرمایا کرتے تھے اور اسی قدر طویل رکوع وسجدہ بھی کیا کرتے تھے۔(۳)

اس لیے آپ کو جو طویل سورتیں یاد ہوں، انہیں پڑھنے کا اہتمام کیجئے، اگر طویل سورتیں یاد نہ ہوں تو ایک رکعت میں کئی سورتیں بھی ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔(۴) (کتاب الفتاویٰ:۱۹۸/۲)

☆ **ملفوظ:**

تہجد کا کوئی طریق خاص نہیں آپ کی عادت تھی کہ بعد نصف شب کے اٹھتے اور وضو کر کے اول دو رکعت خفیہ پڑھ کر پھر دو رکعت کی نیت کر کے قرآن کثیر اس میں پڑھتے تھے، گاہ آٹھ رکعت یہ اکثر ہوا، گاہ دس رکعت، گاہ چھ رکعت اور بعد رکعات تہجد کے وتر پڑھتے تھے۔ فقط (تالیفات رشیدیہ:۳۰۵-۳۰۶)

(۱) عن عائشة قالت: قام النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بآیة من القرآن لیلة.(سنن الترمذی،باب ماجاء فی القراء ة باللیل: ۱۰۰/۱،انیس)

(۳) صحیح البخاری،رقم الحدیث: ۱۱۳۰،باب قیام النبي صلی اللّٰہ علیه وسلم اللیل حتٰی ترم قدماہ (عن زیاد قال:سمعت المغیرة یقول: إن کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لیقوم لیصلی حتٰی ترم قدماہ أوساقاہ،فیقال له؟فیقول: أفلا أکون عبداً شکوراً.(صحیح البخاری، کتاب التهجد،: ۱۵۲/۱،رقم الحدیث: ۱۱۳۰،انیس)

(۴) صحیح البخاری،رقم الحدیث: ۱۱۳۰-۱۱۲۳،باب طویل السجود فی قیام اللیل(أن عائشة أخبرته أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کان یصلی إحدٰی عشرة رکعة کانت تلک صلاته یسجد السجدة من ذلک قدرما لقراء أحدکم خمسین أیة قبل أن یرفع رأسه.(صحیح البخاری، کتاب التهجد،باب طول السجود فی قیام اللیل: ۱۵۱/۱،انیس)

(۵) عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال:لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقرن بینهن،فذکر عشرین سورة من المفصل ،سورتین فی کل رکعة.(صحیح البخاری،باب الجمع بین السورتین فی الرکعة،رقم الحدیث: ۷۷۵،انیس)

تہجد میں مختلف دعائیں کب پڑھی جائیں:

سوال: احادیث میں ادعیہ مختلفہ تہجد میں وارد ہیں، وہ بعد ثنا ہیں، یا تکبیر تحریمہ سے پیشتر؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

وہ ادعیہ تکبیر تحریمہ سے پیشتر پڑھنی چاہیے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۰۲/۴)

بعد تکبیر تحریمہ دعائیں:

سوال (۱) چند ادعیہ احادیث میں منقول ہیں کہ بعد تکبیر تحریمہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، مثلاً: ''إنی وجهت وجهی، إلخ'' عندالاحناف قبل از تکبیر تحریمہ پڑھیں، یا بعد میں؟

یہ دعا کہاں پڑھی جائے:

(۲) دعا: '' اللّٰهم اجعل فی قلبی نورًا ،الخ''(۲) منقول ہے، یہ دعا بعد تہجد پڑھیں، یا اول، یا بعد سنت فجر؟

یہ دعا کھڑے ہوکر پڑھی جائے، یا بیٹھ کر:

(۳) ''عن ابن عباس .رضی اللّٰه عنهما قال: كان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم إذا قام من اللیل یتهجد قال: ''اللّٰهم لک الحمد، إلخ'' یہ دعا کھڑے ہوکر پڑھے، یا بیٹھ کر؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

(۱) قبل از تکبیر تحریمہ۔(۳)

(۲) جس وقت پڑھ لے بہتر ہے۔

(۳) جس وقت اٹھے اس وقت پڑھ لے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۰۶/۴-۳۰۷)

---

(۱) عن ابن عباس .رضی اللّٰه عنهما .قال: كان النبی صلی اللّٰه علیه و سلم إذا قام من اللیل یتهجد قال: ''اللّٰهم لک الحمد أنت قیم السمٰوٰت'.'{متفق علیه}(صحیح البخاری، كتاب التهجد: ۱۵۱/۱، انیس)

عن عائشة قالت: كان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم إذا قام من اللیل افتتح صلاته فقال: اللّٰهم رب جبریل ومیكائیل وإسرافیل فاطر السمٰوٰت والأرض عالم الغیب والشهادة أنت تحكم بین عبادک فیما كانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق بإذنک أنت تهدی من تشاء إلٰی صراط مستقیم.(مسلم، باب صلاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ودعائه باللیل: ۲۶۳/۱، انیس)

(۲) اللّٰهم اجعل فی قلبی نورًا وفی لسانی نوراً وفی سمعی نوراً وفی بصری نوراً ومن فوقی نوراً ومن تحتی نوراً ووعن یمینی نوراً وعن شمالی نوراً ومن بین یدی نوراً ومن خلفی نوراً واجعل فی نفسی نوراً واعظم لی نوراً.(الصحیح لمسلم، باب صلاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ودعائه باللیل، انیس)

(۳) ''وعن أبی یوسف أنه یضم إلیه قوله إنی وجهت إلٰی آخره، وما رواه محمول علی التهجد الخ والأولٰی أن یأتی بالتوجه قبل التكبیر''.(الهدایة، باب صفة الصلٰوة: ۹۶/۱، ظفیر)

نماز تہجد کے وقت کا بیان

نماز تہجد کا وقت:

سوال: تہجد کی نماز کا وقت شب بیدار کس وقت نماز تہجد پڑھے؟

الجواب

تہجد کے اول وقت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے زمانے میں اختلاف تھا۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عکرمہؒ وغیرہما کے مذہب کی تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کا اول وقت عشا کے بعد سو کے اٹھنے کے بعد ہے، اس بارے میں ان صحابہ کرامؓ کی دلیل یہ ہے کہ قرآن شریف میں موجود ہے۔

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ﴾(۱) (اپنی رات کو تہجد کی نماز قرآن کے ساتھ ادا کیجئے۔)

لغت میں تہجد کے معنی یہ ہیں کہ سونے کے وقت معمول میں نیند ترک کرنا۔ اس قول میں شبہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص تمام رات بیدار رہے تو لازم آتا ہے کہ اس کو تہجد کا وقت نہ ملے، بعض لوگوں نے ان صحابہ کرامؓ کے مذہب کی توجیہ کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر عشا کے بعد سو رہے تو جب نیند سے اٹھے تو وہی وقت تہجد کا اول وقت ہوگا اور اگر نہ سوئے تو جب اس کے سونے کا معمولا وقت گذر جائے تو تہجد کا اول وقت ہوجائے گا، اس بارے میں بہتر دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے:

"من كل الليل أوتررسول الله صلى الله عليه وسلم وانتهى وتره إلى السحر". (۲)

(حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رات میں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز پڑھی ہے، حتی کہ کبھی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ اٰلہ واصحابہ وسلم نے وتر کی نماز سحر کے وقت بھی پڑھی ہے۔)

---

(۱) سورة الإسراء: ۷۹

(۲) عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت: من كل الليل أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتهى وتره إلى آخر الليل. (السنن الكبرى للبيهقي، باب من كل الليل أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٤٨٣٤/سنن الترمذي، باب ماجاء في الوتر من أول الليل وآخره. أبواب الوتر: ١٠٣/١/الصحيح لمسلم، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم: ٢٥٥/١، انيس)

اس کا جواب یہ ہے کہ ''اوتر'' کے لفظ سے تہجد کا وقت مراد نہیں؛ بلکہ وتر کی نماز مراد ہے، اس وقت کا بالاتفاق عشا کے بعد ہے، چنانچہ اکثر صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظام کے نزدیک یہی مذہب مختار ہے اور سالکان طریق عبادت کا اسی پر عمل ہے کہ تہجد کا اول وقت آدھی رات کے بعد ہو جاتا ہے،(۱) خواہ اس کے قبل سوئے، یا نہ سوئے اور اکثر احادیث سے اس وقت کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تہجد کا وقت یہی ہے۔ مثلا:

''أي الدعاء أفضل؟ قال: جوف الليل الآخر''.(۲)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (دعا کے وقت کے بارے) پوچھا گیا کہ کون (سا وقت) بہتر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دعا افضل ہے، جو آخری شب میں کی جائے۔

اور یہ بھی بالاتفاق ثابت ہے کہ عشا کی تاخیر بلا کراہت آدھی رات تک جائز ہے اور اس پر بھی علماء کرام کا اتفاق ہے کہ تہجد کی نماز عشا کی توابع سے نہیں تو ضرور ہے کہ عشا کی نماز کے بعد تہجد کا وقت ہو جائے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ عزیزی: ۲۷۷)

صلوٰۃ تہجد کا وقت:

سوال: صلوٰۃ تہجد کا وقت بعد نصف شب کے ہے، یا پہلے، جیسا کہ آیت ﴿أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاً أَوْ زِدْ عَلَيْهِ، الخ﴾ (۳) سے معلوم ہوتا ہے، یا دونوں وقتوں میں جائز ہے؟ بر تقدیر جواز اولیت کس کو ہے؟

الجواب

بعد عشا کے جو نوافل پڑھے، وہ صلوٰۃ اللیل ہے اور تہجد میں داخل ہے۔

كما في الشامي: وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل وهو يفيد أن هذه السنة تحصل بالتنفل بعد العشاء قبل النوم، إلخ، قلت: قد صرح بذلك في الحلية، إلخ. (۴)

(۱) عن ابن عباس أخبره أنه بات ليلة عند ميمونة أم المؤمنين وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتصف الليل أوقبله بقليل أوبعده بقليل أستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم... فصلى ركعتين. (الصحيح لمسلم، باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل: ۱/ ۲٦۰، انيس)

(۲) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ. (سنن الترمذي، باب، رقم الحديث: ۳٤۹۹، انيس)

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: »أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. (سنن الترمذي، باب، رقم الحديث: ۳۵۷۹، انيس)

(۳) سورة المزمل: ۲، انيس

(۴) رد المحتار، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل: ۱/ ٦٤۰، ظفير

==

اور افضل وقت تہجد کا اخیر شب ہے، جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۳۱۱)☆

نماز تہجد کا صحیح وقت کیا ہے:

سوال: صلوٰۃ تہجد کا صحیح وقت کیا ہے؟

== عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ بِلَيْلٍ، وَلَوْ نَاقَةً، وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ". (المعجم الكبير للطبراني،اياس بن معاوية المزنى،رقم الحديث: ۲۷۱/۱،مكتبة ابن تيمية القاهرة،رقم الحديث:۷۸۷،انيس)

(۱) عن عائشة قالت:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام أول الليل ويحى آخره ثم إن كانت له حاجة قضٰى حاجته.(شرح معانى الآثار،باب الجنب يريد النوم أو الأكل أو الشرب،رقم الحديث:۷٦۳،انيس)

عن الأسود قال: سألت عائشة كيف كان صلاة النبى صلى الله عليه وسلم بالليل؟ قالت: كان ينام أوله ويقوم آخره. (صحيح البخارى،باب نام أول الليل أوحى آخره: ۱/۱۵٤،انيس)

☆ وقت تہجد:

سوال: تہجد کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب

تہجد کا وقت صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔(''وصلاة الليل،الخ، لوجعله أثلاثا فالأوسط أفضل ولو أنصافا فالأخير أفضل.(الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الوتر والنوافل،مطلب فى صلاة الليل:۲/٦٤۰)

عن عائشة.رضى الله عنها.قالت:كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدى عشرة ركعة،إلخ''.(مشكوة،باب صلاة الليل،الفصل الأول،ص:۱۰۵،ظفير)

عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء أوهى التى يدعو الناس العمة إلى الفجر إحدىٰ عشرة ركعة سلم بين كل ركعة ويوتر بواحدة فإذا سكت المؤذن من صلاة الفجر.(الصحيح لمسلم،باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليهم وسلم: ۱/۲۵٤،انيس) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۳۰۴)

وقت تہجد:

سوال: وقت تہجد متوسط کون سا ہے؟

الجواب

آخر شب افضل ہے۔(عن عائشة قالت كان تعنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام أول الليل ويحى آخره ثم إن كانت له حاجة إلىٰ أهله قضٰى حاجته.(مشكوة،باب تحريض علىٰ قيام الليل،رقم الحديث: ۱۲۲٦/شرح معانى الآثار،باب الجنب يريد النوم أو الأكل أو الشرب،رقم الحديث:۷٦۳، انيس) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۳۰۶-۳۰۷)

الجواب

صلوٰۃ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے، حضرت عائشہ سے صحاح(۱) میں روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے شب میں بھی اور وسط شب میں بھی اور آخر شب میں تہجد پڑھی ہے؛ مگر آخری ایام میں اور زیادہ تر اخیر شب میں پڑھنا وارد ہے،(۲) جس قدر بھی رات کا حصہ متاخر ہوتا جاتا ہے، برکات اور رحمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں اور سدس آخر میں سب حصوں سے زیادہ برکات ہوتی ہیں۔(۳) تہجد ترک ہجود یعنی ترک نوم سے عبارت ہے؛ اس لیے اوقات نوم بعد عشا سب کے سب وقت تہجد ہی ہیں۔

(مکتوبات:۱/۱۸۹)(فتاویٰ شیخ الاسلام:ص۴۲-۴۳)

---

(۱) وہ حدیث عائشہ یہ ہے:

عن عائشة رضى الله عنها قالت: من كل الليل أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من أول الليل وأوسطه وآخره وانتهٰى وتره إلى السحر{متفق عليه}(مشكوٰة،باب الوتر.ص: ١١١،رقم الحديث: ١٢٦١)

وعن عائشة رضى الله عنها قالت: كا ن النبى صلى الله عليه وسلم يصلى فيما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر إحدٰى عشرة يصل من كل ركعتين ويوتر بواحدة.{متفق عليه}(مشكوة،باب صلاة الليل: ١٠٥، رقم الحديث: ١١٨٨)

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.(الصحيح لمسلم،باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليهم وسلم: ١/٢٥٤،رقم الحديث: ٧٣٦،انيس)

اور علامہ شامی صفحہ:۱۵۷/ج:۱، میں بحوالہ بحر نقل فرماتے ہیں: "وروى الطبرانى مرفوعاً": "لابد من صلاة بليل ولو حلب شاة. وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل". وهٰذايفيد ان هٰذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم.)

(۲) عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.(صحيح البخارى،باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره،رقم الحديث: ١٨٣/سنن ابن ماجة،باب ماجاء فى كم يصلى بالليل،رقم الحديث: ١٣٦٣،انيس)

(۳) قال فى المراقى: وندب صلاة الليل خصوصاً آخره. وفى الطحطاوى: و هوالسدس الخامس من أسداس الليل وهو الوقت الذى ورد فيه النزول الإلٰهى.(حاشية الطحطاوى،ص: ٢١٧)

نماز تہجد کا وقت اور اس کی تعداد رکعات:

سوال: تہجد کی نماز پڑھنے کا وقت کیا ہے اور کم از کم کتنی رکعت حدیث سے ثابت ہے، اگر کوئی آدھی رات کو نہیں بیدار ہوسکتا ہے تو عشا اور وتر کی نماز کے بعد پڑھ سکتا ہے، یا نہیں؟ یا وتر کے قبل پڑھے؟

الجواب ــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

تہجد کی نماز کا وقت آدھی رات گذرنے کے بعد سے (۱) فجر کی نماز ہونے کے وقت سے پہلے تک ہے۔ (۲)

(۱) عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. (صحيح البخاری، باب قراء ة القرآن بعد الحدث وغيره، رقم الحديث: ۱۸۳/سنن ابن ماجة، باب ماجاء فی كم يصلی بالليل، رقم الحديث: ۱۳٦۳، انيس)

(۲) تہجد کی نماز کا اصل وقت تو عشا کی نماز کے بعد تھوڑی دیر سو کر جاگنے کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، جیسا کہ خود لفظ ''تہجد'' سے معلوم ہوتا ہے، علامہ ابن منظور نے لسان العرب میں لکھا ہے: ''ہجود'' کے معنی سو جانے کے ہیں اور ''تهجّد القوم'' کے معنی نماز وغیرہ کے لیے جاگنا۔ (لسان العرب، مادہ: ''ہجد'' ۳۱/۱۵) ۔ لیکن عشا کی نماز کے بعد بھی اگر تہجد کی نیت سے نفل نمازیں پڑھ لی جائیں تو تہجد کا ثواب مل جائے گا، (عن ثوبان عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: إن هٰذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن قام من الليل وإلا كانتاله. (سنن الدارمی، باب فی الركعتين بعد الوتر، رقم الحديث: ۱٦۳۵/مسند البزار، مسند ثوبان رضی اللّٰه عنه، رقم الحديث: ٤۱۹۳/مسند الرويانی، رقم الحديث: ٦٤٤، انيس)) البتہ چونکہ رات کے اخیر حصہ میں اللہ کی رحمتیں زیادہ نازل ہوتی ہیں، اس لئے رات کے اخیر حصہ میں تہجد کی نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ [مجاہد]

علامہ شامی ''البحر الرائق'' کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

قال فی البحر: فمنها ما فی صحيح مسلم مرفوعًا ''أفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل'' وروى الطبرانی مرفوعاً ''لابدّ من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل''، وهٰذا يفيد أن هٰذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، آه. (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ. (الصحيح لمسلم، كتاب الصيام، باب صوم المحرم: ۳٦۸/۱، رقم الحديث: ۱۱٦۳)/ ==

اس نماز کے لیے تہجد کی نماز کی نیت کرنی چاہیے، تہجد کی نماز کم از کم دو رکعت ہے،(۱) آدھی رات سے قبل تہجد کی نماز نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۵/۴/۶۹ ۱۳ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۲۰۵-۲۰۷)

☆☆☆

== عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ بِلَيْلٍ، وَلَوْ نَاقَةً، وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ". (المعجم الكبير للطبراني، اياس بن معاوية المزني، رقم الحديث: ٢٧١/١، مكتبة ابن تيمية القاهرة، رقم الحديث: ٧٨٧، وذكره الهيثمي في المجمع: ٢٥٢/٢، انيس)

قلت: قد صرّح بذلک في الحلية –ثم قال فيها بعد كلام–ثم–غير خاف إن صلاة الليل المحثوث عليها هي التهجد–وقد ذكر القاضي حسين من الشافعية أنه في الاصطلاح التطوع بعد النوم، وأيّد بما في معجم الطبراني من حديث الحجاج بن عمرو رضي الله عنه قال: "بحسب أحدكم إذا قام من الليل يصلّي حتى يصبح أنه قد تهجد، إنما التهجد المرء يصلّي الصلاة بعد رقدة" غير أن في سنده ابن لهيعة وفيه مقال؛ لكن الظاهر رجحان حديث الطبراني الأوّل؛ لأنه تشريع قولي من الشارع صلّى الله عليه وسلّم بخلاف هذا، وبه ينتفي ما عن أحمد من قوله: قيام الليل من المغرب إلى طلوع الفجر، آه، ملخصًا. (ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ٤٦٧/٢)

(۱) أقول: فينبغي القول بأن أقل التهجد ركعتان، وأوسطه أربع، وأكثره ثمان والله اعلم. (ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ٤٦٨/٢)

نماز تہجد کی رکعات کا بیان

تہجد کی رکعتیں اور قرأت:

سوال: زید نماز تہجد بقراءۃ طویل اس طرح سے پڑھتا ہے کہ گاہے ایک پارہ، گاہے دو پارہ، گاہے سہ پارہ ایک رکعت میں پڑھ لیتا ہے، باقی تین رکعات میں مختصر سی سورتیں پڑھ کر ختم کرتا ہے۔ یہ کیسا ہے؟

الجواب

نماز تہجد آٹھ رکعت افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قرأت جملہ رکعات میں قریب قریب برابر رکھے اور جائز یہ بھی ہے جو صورت (۱) سوال میں مذکور ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۲/۴-۳۰۳)

(۱) أنه سأل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان؟ قالت: ماكان يزيد في رمضان ولا في غيره أعلىٰ إحدىٰ عشرة ركعة يصلي أربعاً فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثاً. (الصحيح لمسلم، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم: ۲۵٤/۱، رقم الحديث: ۷۳۸/سنن أبي داؤد، باب في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۳٤۱، انيس)

عائشة... أخبريني عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل صلوٰة العشاء ثم يأوى إلىٰ فراشه فينام فإذا كان جوف الليل قام إلىٰ حاجته وإلىٰ طهوره فتوضأ ثم دخل المسجد فيصلي ثماني ركعات يخيل إلى أنه يسوى بينهن في القراءة والركوع والسجود... (سنن النسائي، كتاب قيام الليل، باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائما: ۱۸۷/۱/سنن أبي داؤد. باب في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۳٥۲، انيس)

(۲) وأقلها علىٰ ما في الجوهرة ثمان ولو جعله أثلاثا فالأوسط أفضل ولو أنصافا فالأخير أفضل. (الدر المختار)

قيد بقوله علىٰ مافي الجوهرة؛ لأنه في الحاوي القدسي قال: يصلي ما سهل عليه و لو ركعتين والسنة فيها ثمان ركعات بأربع تسليمات. (رد المحتار، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل: ٦٤١/١)

عن ابن عمر قال: أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل؟ قال: مثنىٰ مثنىٰ. (صحيح لمسلم، باب صلاة الليل مثنى مثنى، رقم الحديث: ۷٤۹، انيس)

ومن التعليل أن المنفرد يسوى بين الركعتين في الجميع اتفاقاً، شرح المنية. (رد المحتار، كتاب الصلاة، فصل في القراءة: ٥۰٥/۱، ظفير)

تہجد کی رکعات:

سوال: تہجد میں کتنی رکعت ہیں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

تہجد میں کم از کم دو رکعت سنت ہے،(۱) اور زیادہ سے زیادہ جس قدر پڑھ لے درست ہیں؛(۲) مگر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاوہ وتر آٹھ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں ہیں۔(۳) فقط (تالیفات رشیدیہ، ص:۳۰۵)☆

(۱) عن أبی سعيد وأبی هريرة قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أيقظ رجل أهله من الليل فصليا أوصلى ركعتين جميعا كتبا فی الذاكرين والذاكرات. (سنن أبی داؤد، باب قيام الليل، رقم الحديث: ۱۳۰۹، انيس)

(۲) عن عائشة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "يصلی من الليل ثلٰث عشر ركعة منها: الوتر وركعتا الفجر".

وعن مسروق قال: سألت عائشة رضی الله تعالىٰ عنها عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالليل فقالت: "سبع و تسع وإحدىٰ عشرة سوىٰ ركعتی الفجر". (صحيح البخاری، كتاب التهجد، باب كيف صلاة الليل وكيف كان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالليل: ۱۵۳/۱، قديمی)

(۳) ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فی رمضان فقالت: رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد فی رمضان ولا فی غيره علىٰ إحدىٰ عشرة ركعة يصلی أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهنثم يصلی أربعاًفلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلی ثلاثاً. (صحيح البخاری، باب من نام أول الليل وأحی وآخره: ۱۵٤/۱/الصحيح لمسلم، باب صلاة الليل وعددركعات النبی صلى الله عليه وسلم: ۲۵٤/۱، انيس)

☆ تہجد کی رکعات:

سوال: تہجد میں کتنی رکعات پڑھنی چاہئیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

تہجد کی رکعتوں میں کوئی تحدید نہیں ہے، حضرت امام زین العابدینؒ روزانہ چھ سو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، امام ابوحنیفہؒ نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ (عقود الجمان ۲۱۳) تو کیا یہ حضرات فقط بارہ رکعتوں پر ہی اکتفا کرتے رہے؟ (عموماً فقہ کی کتابوں میں رکعات تہجد کی تحدید ۸؍رکعات میں کی گئی ہے۔ (شامی ۲؍۲۵ وغیرہ)

مگر بخاری شریف کی ایک روایت سے ۱۲؍رکعات کا ثبوت ملتا ہے روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر، إلخ". (صحيح البخاری: ۱۳۵/۱) (صحيح البخاری، باب ماجاء فی الوتر، أبواب الوتر، انيس)

وفی حاشيته: فيه دليل علىٰ أن صلاة الليل إثناعشر ركعة.

(مکتوبات: ۳؍۱۰۵) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ص ۴۳) ==

نمازِ تہجد کی رکعتیں:

سوال: نمازِ تہجد کی رکعتوں کی ابتدائی اور انتہائی حد کہاں تک ہے؟

الجواب

کم از کم چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تہجد میں مسنون ہے، (۱) اور شامی میں لکھا ہے کہ اگر صرف دو رکعت بھی پڑھ لے تو ثواب تہجد کا حاصل ہو جائے گا۔ (۲) فقط

کتبہ اصغر حسین عفی عنہ، الجواب صحیح: مہر (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۳۰۸/۴) ☆

== **تہجد کی رکعات:**

سوال: رکعات تہجد کی مختلف روایتیں ہیں، صحیح روایت سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامدًا ومصلیاً

عامۃً حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ آٹھ رکعات تہجد کی تھی؛ مگر یہ تحدید فرض نماز کی طرح نہیں کہ کمی بیشی جائز نہ ہو۔

(عن عائشة رضی الله عنها قالت: النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "یصلی من اللیل ثلٰث عشر رکعة منها: الوتر ورکعتا الفجر".

وعن مسروق قال: سألت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باللیل فقالت: "سبع و تسع وإحدیٰ عشرة سویٰ رکعتی الفجر". (صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب کیف صلاة اللیل و کیف کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باللیل: ۱۵۳/۱، قدیمی)

وصلاة اللیل وأقلها -علیٰ ما فی الجوهرة- ثمان. (الدر المختار) (قوله: وأقلها علیٰ ما فی الجوهرة، ثمان) قید بقوله علیٰ ما فی الجوهرة؛ لأنه فی الحاوی القدسی قال: یصلی ما سهل علیه و لو رکعتین، والسنة فیها ثمان رکعات بأربع تسلیمات". (ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ۲۵/۲، دار الفکر) فقط والله سبحانه تعالیٰ أعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دار العلوم دیو بند، ۲۴/۸/۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیو بند، ۲۵/۸/۱۳۸۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۳/۷)

(۱) عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ اليُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي اليُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. (صحیح البخاری، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغیره، رقم الحدیث: ۱۸۳، انیس)

(۲) قال فی الشامی: أقول: فینبغی القول بأن أقل التهجد رکعتان، وأوسطه أربع، وأکثره ثمان والله اعلم. (ردالمحتار، باب الوتر والنوافل: ٤٦٨/٢) ==

تہجد کی رکعات کتنی ثابت ہیں:

سوال: تہجد کی کس قدر رکعتیں ہیں؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی رکعتیں ثابت ہیں؟

الجواب

آخر شب میں (۱) کم سے کم دو رکعت (۲) اور زیادہ سے زیادہ کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، البتہ جناب رسول اللہ صلی

== أيضاً في رسائل الأركان لبحر العلوم مولانا عبد العلي علیٰ صفحة: ۱۳۵، تحت حديث لمسلم: أن عبدالله قال: زعم البعض أن هٰذا نوع آخر لصلاته عليه السلام إن صلاة الليل إثنا عشر ركعةً والوتر، إلخ)

☆ تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں:

سوال: نمازِ تہجد کی بارہ رکعت ہیں، یا کم؟

الجواب

تہجد کی ادنیٰ دو رکعت، (عن أبي سعيد وأبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا ركعتين جميعا كتبا في الذاكرين والذاكرات. (مشكوة المصابيح، باب تحريض قيام الليل، الفصل الثالث، انيس) اور اعلیٰ کی کوئی حد نہیں، ہزار رکعت ہوں، یا زیادہ؛ مگر فعل شارع علیہ السلام سے دس رکعت سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی، اکثر اوقات میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص: ۳۴) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۸۳)

تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں:

سوال: تہجد کی نماز کے متعلق مختلف روایتیں ہیں، کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیے اور دو دو رکعت کی نیت باندھنی چاہیے، یا چار چار کی؟

الجواب

آٹھ رکعتیں مختار ہیں، (عن عائشة قالت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل صلاة العشاء ثم يأوي إلى فراشه فينام فإذا كان جوف الليل قام إلى حاجته وإلى حاجته وإلى طهوره فتوضأ ثم دخل المسجد فيصلي ثمان ركعات يخيل إلي أنه يسوى بينهن في القراءة والركوع والسجود. (سنن النسائي، كتاب قيام الليل، باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائماً: ۱۸۷/۱، انيس) اور دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔ (عن طاؤس قال: قال ابن عمر: سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال: مثنیٰ مثنیٰ. (الصحيح لمسلم، باب صلاة الليل وعدد ركعات: ۲۵۷/۱، سنن النسائي، كتاب قيام الليل، باب كيف صلاة الليل: ۱۸۹/۱، انيس)

عبدالکریم عفا عنہ، الجواب صحیح، ظفر احمد عفا عنہ، ۱۸/ رمضان ۱۳۴۸ھ (امداد الاحکام: ۲۳۰/۲)

(۱) عن الأسود قال: سألت عائشة كيف كان صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل؟ قالت: كان ينام أوله ويقوم آخره. (صحيح البخاري، كتاب التجهد، باب من نام أول الليل وأحى آخره: ۱۵٤/۱، انيس)

(۲) عن أبي سعيد وأبي هريرة قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو صلى ركعتين جميعاً كتبا في الذاكرين والذاكرات. (سنن أبي داؤد، باب قيام الليل، رقم الحديث: ۱۳۰۹، انيس)

اللہ علیہ وسلم سے بارہ رکعت سے زیادہ منقول نہیں ہے۔ (بخاری شریف، باب الوتر: ۱/۱۳۵) (سلاسل طیبہ عکسی، ص ۳۶)
(فتاویٰ شیخ الاسلام: ص ۴۶)

تہجد کی آٹھ رکعتیں ہیں، یا بارہ:

سوال: ایک شخص نے ایک مولوی سے دریافت کیا کہ جناب تہجد کی نماز کی کتنی رکعات ہیں اور ترتیب اس کی کیا ہے؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ تہجد کی نماز آٹھ رکعت ہیں۔ اس پر سائل نے کہا کہ بعض کتب میں بارہ رکعات لکھی ہیں اور علما بھی بارہ رکعت کے قائل ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے یہ کہا کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور وہ سب کتابیں غلط ہیں اور تم اسلام سے خارج ہو۔ آیا تہجد کی نماز بارہ رکعت حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ بارہ رکعت کے مجوزین کو جہلا کہنا درست ہے یا نہیں اور سائل کو خارج از اسلام کہنا جائز ہے یا نہیں؟ بر تقدیر عدم جواز کلمہ خارج از اسلام (کافر) کا مصداق کون بنے گا اور یہ کلمہ کس پر عائد ہوگا اور اس مولوی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور وتر کی نماز ایک رکعت ثابت ہے یا نہیں اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ”إن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یوتر ما نقص من سبع ولا بأكثر من ثلٰث عشرة“ (رواہ أبوداؤد) (۲) سے جو بعض وتر کو ایک سلام اور تہجد کو بارہ رکعت ثابت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب

تہجد کے بارے میں روایات مختلف ہیں، کم سے کم دو، (۳) اور چار اور زیادہ سے زیادہ بارہ تک وارد ہوئی ہیں۔ (۴)

---

(۱) ان ابن عباس أخبره أنه بات میمونة وهی خالته...ثم صلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتینثم رکعتینثم رکعتینثم رکعتین ثم أوتر. (صحیح البخاری، أبواب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، انیس

(۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی قَيْسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا: بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ، وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. (سنن أبی داؤد، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۶۲، انیس)

(۳) عن أبی سعید وأبی هريرة قالا: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: إذا أيقظ الرجل أهله من اللیل فصلیا أوصلیٰ رکعتین جمیعاً کتبا فی الذاکرین والذاکرات. (سنن أبی داؤد، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۹، انیس)

(۴) عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِی، وَأَخَذَ بِأُذُنِی الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. (صحیح البخاری، باب قراء ة القرآن بعد الحدث وغیره، رقم الحدیث: ۱۸۳، انیس)

لیکن اکثری طور سے نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ رکعت تھی، اسی بنا پر فقہاء حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں سنت آٹھ رکعات ہیں۔ درمختار میں ہے:

وأقلها علٰی ما فی الجوهرة ثمان إلخ قال فی رد المحتار: فی الحاوی القدسی قال یصلی ما سهل علیه ولو رکعتین والسنة فیها ثمان رکعات بأربع تسلیمات وهٰذا بناءً علٰی أن أقل تهجده صلی اللّٰه علیه وسلم کان رکعتین وأن منتهاه کان ثمان رکعات اٰخذًا مما فی مبسوط السرخسی، إلخ. (۱)

اور حضرت قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ مالا بد میں فرماتے ہیں:

''ونماز تہجد از چار رکعت کمتر نیامدہ واز دوازدہ رکعت زیادہ ہم بہ ثبوت نہ پیوستہ، الخ''۔ (۲)

پس تتبع حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بارہ رکعت تک تہجد میں ثابت ہیں اور اکثر آٹھ رکعت ہیں، پس انکار کرنا بارہ رکعت کا خود جہل اس قائل کا ہے اور پھر اس پر تکفیر سائل وغیرہ کی کرنا دوسری جہالت ہے اور معصیت سخت ہے کہ خوف کفر ہے۔ حدیث شیخین میں ہے:

''أیما رجل قال لأخیه کافر فقد باء بها أحدهما''. (رواہ الشیخان عن ابن عمر مرفوعاً) (۳)

اور ہر چند کہ تکفیر قائل میں احتیاط کی جاوے گی بوجہ احتمال تاویل کے؛ لیکن فسق میں اس کے کچھ کلام نہیں ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے؛ **إلا أن یتوب** اور وتر میں تین رکعت سے کم نہیں ہے، یہی صحیح اور راجح ہے اور یہی مذہب حنفیہ کا ہے اور جن روایات میں ایک رکعت وتر کی وارد ہے، اس کی تاویل کی گئی ہے، **کما هو المعروف عند العلماء**، روایت ترمذی (۴)، ابوداؤد، نسائی میں ہے:

سألنا عائشة بأی شئ کان یوتر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قالت: کان یقرأ فی الأولٰی بـ''سبح اسم ربک الاعلٰی'' وفی الثانیة بـ''قل یأیها الکافرون'' وفی الثالثة بـ''قل هو اللّٰه أحد والمعوذتین''. (۵)

اور بعض روایات میں معوذتین مذکور نہیں ہے اور عدم جواز ایتار بواحدۃ کے دلائل شرح منیہ وغیرہ میں مبسوط ہیں، **نهی عن البتیراء** متعدد طرق سے ثابت ہے، زیادہ بسط کی اس موقعہ پر گنجائش نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۹/۴-۳۱۱)

---

(۱) رد المحتار، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلوٰة اللیل: ۱/ ٦٤٠ - ٦٤١، ظفیر

(۲) مالا بدمنہ، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، فصل نوافل، ص: ٦٨، ظفیر

(۳) مشکوٰة، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، فصل اول، ص: ٤١١، ظفیر

(۴) عن ابن عباس قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الأعلٰی وقل یا أیها الکافرون وقل هو اللّٰه أحد. (جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء یقرأ فی الوتر: ١/ ١٠٦، انیس)

(۵) مشکوٰة، باب الوتر: ١٢، ظفیر (سنن أبی داؤد، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بثلٰث: ١/ ١٩١، انیس)

تہجد کی کتنی رکعتیں افضل ہیں:

سوال: احادیث میں نماز تہجد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد سے زائد دس رکعت ثابت ہے اور مع وتر گاہے تیرہ رکعت، گاہے گیارہ رکعت، گاہے نو رکعت، گاہے سات رکعت (مشکوٰۃ شریف) جو شخص تہجد پڑھے وہ بغرض اتباع اسی طرح پڑھے یا مقرر کر لے؟

الجواب

اکثر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تہجد پڑھی ہیں اور تین وتر؛(۱) اس لیے فقہاء حنفیہ نے آٹھ رکعت پر مواظبت کو مستحب فرمایا ہے اور اگر گنجائش نہ ہو تو دو،(۲) یا چار رکعت بھی کافی ہیں، والتفصیل فی الشامی۔(۳)

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند:۳۰۴/۴)

تہجد میں بارہ رکعت کی دلیل:

سوال: شامی مصری، جلد یکم، ص:۵۰۶ میں ہے:

(قوله: وأقلها علٰی ما فی الجوهرة ثمان إلٰی قوله واللّٰه أعلم(۴)

اس مجموعی عبارت سے نماز تہجد کا بارہ رکعت ہونا کہیں ثابت نہیں ہوتا؛ بلکہ صرف آٹھ رکعتیں تو بہشتی زیور مدلل ومکمل ،حصہ دوم:۴۳ کی عبارت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں، اس کا کیا مطلب اور کہاں سے لکھا گیا، کچھ پتہ نہیں لگتا؟

الجواب

فی مالا بد منه للقاضی ثناء اللّٰه الپانی پتی المسلم فی التحدیث الملقب عند الشاه عبد العزیز الدهلوی بیهقی الوقت مانصه:

واز دوازدہ رکعت زیادہ ہم بہ ثبوت نہ پیوستہ الی قولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گاہے تہجد مع وتر ہفت رکعت خواندہ وگاہے یازدہ وگاہے سیزدہ وگاہے پانزدہ، الخ۔

(۱) عن ابن عباس قال كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يقرأ فی الوتر بسبح اسم ربك الأعلٰی وقل يا أيها الكافرون وقل هو اللّٰه أحد. (جامع الترمذی، كتاب الوتر، باب ماجاء يقرأ فی الوتر: ۱/۱۰۶، انیس

(۲) عن أبی سعيد وأبی هريرة قالا: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو صلٰی ركعتين جميعاً كتبا فی الذاكرين والذاكرات. (سنن أبی داؤد، باب قيام الليل، رقم الحديث: ۱۳۰۹، انیس)

(۳-۴) "وصلاة الليل وأقلها علٰی ما فی الجوهرة ثمان". (الدر المختار)

"قيد بقوله علٰی مافی الجوهرة؛ لأنه فی الحاوی القدسی: قال يصلی ما سهل عليه و لو ركعتين والسنة فيها ثمان ركعات بأربع تسليمات". (رد المحتار، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الليل: ۱/۶٤۱)

ویتأید بما فی صحیح البخاری عن ابن عباس الحدیث بطوله وفیه: ثم صلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم أوتر، إلخ.(۱)

وفی هامشه فیه دلیل علیٰ أن صلاة اللیل إثناعشر رکعة، آه.

اور ثمان کو جنھوں نے اکثر کہا ہے، وہ باعتبار اکثر عادت نبویہ کے ہے، ورنہ اس قول کا صحاح کے خلاف ہونا لازم آوے گا اور اگر مقصود سوال سے اس کی تحقیق ہے کہ شامی کا حوالہ کیوں دیا گیا، (۲) اس کا جواب اصل میں بذمہ حوالہ دہندہ ہے، جن کا نام شروع کتاب میں ہے؛ مگر تبرعا جواب میں دیتا ہوں کہ حوالہ باعتبار اہم اجزا کے ہے۔

۱۹/ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ (تتمہ خامسہ: ۴۳۷) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۴۶۷-۴۶۸)

تہجد کے موقع پر پہلے دو ہلکی رکعتیں تہجد کی ہوتی تھیں، یا تحیۃ الوضو کی:

سوال: اول دوگانہ تہجد حضور جو خفیفتین لکھا ہے، یہ تحیۃ الوضو ہے یا کیا؟

الجواب

یہ بھی احتمال ہے۔ (۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۳۰۶، ۳۰۷)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی نیت سے تہجد کبھی کم کبھی زیادہ پڑھی جائیں، یا نہیں:

سوال: جو شخص تہجد مطابق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہے تو گاہ دس رکعت، گاہ آٹھ رکعت، گاہ چھ، گاہ چار پڑھے، یا روزمرہ آٹھ رکعت پڑھے؟

الجواب

اکثر عادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ رکعت پڑھنے کی تھی، باقی حسب موقع کم وبیش بھی پڑھتے تھے۔ (۴) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۳۰۶، ۳۰۷)

---

(۱) صحیح البخاری، أبواب الوتر: ۱/۱۳۵، انیس

(۲) یعنی بہشتی زیور کے حاشیہ میں۔ (سعید)

(۳) عن زید بن خالد الجهنی أنه قال: "لأرمقن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی رکعتین خفیفتین ثم رکعتین طویلتین، إلخ". (مشکوۃ، باب صلاة اللیل، ص: ۱۰۶، ظفیر) (الصحیح لمسلم، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه، رقم الحدیث: ۷۶۵، انیس)

(۴) عن مسروق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل فقالت: سبع وتسع وإحدیٰ عشرة. (صحیح البخاری، باب کیف صلاة اللیل وکیف کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی باللیل: ۱/۱۵۳، انیس)